بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دارالقرآن الکریم کا قیام

دارالثقافۃ اسلامیہ سے دارالقرآن کے قیام تک۔ایران سے واپس کراچی پہنچتے ہی اس گھر کی دوسری گلی میں دو کمرے کرائے پر لیے اور دارالثقافہ الاسلامیہ پاکستان کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جسکا مقصد تالیف وتصنیف ونشر کتب تھا چنانچہ جامعہ تعلیمات سے ۳۳ فیصد پر کتب خرید کر دوستوں کو کتاب پڑھنے کی دعوت کا آغاز کیا۔ادارہ بنانے میں ڈاکٹر حسین کنانی نے ازخود بلا معاوضہ تعاون کیا ۔سعید حیدر نامی شخص کو ڈاکٹر صاحب نے بطور ملازم رکھا لیکن بعد میں ملازم مالک اور مالک چوکیدار بن گیا اور بعد میں وہ خود چھوڑ کر گئے اللہ کا شکر ادا کیا۔ہم نے کسی بھی فرد کو اس کا ممبر نہیں بنایا کسی سے تعاون کی درخواست نہیں کی، کسی مجتہد کا وکیل ہونے کا مظاہرہ نہیں کیا کسی مجتہد حتی اپنے استاد قرآن کا رسالہ بھی نہیں چھپوایا۔مرکزی محور اسلام کے بنیادی خطابات ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا ﴾ رکھا امام حسین کے نام سے اسلام کو روکنے کی سازشی عزائم سے پردہ ہٹایا، اہداف امام حسین کو مسخ کرنے کی مصطلحات کی نشاندہی کی عزاداری سے متعلق کتب تالیف وترجمہ کرنا شروع کیا ادارے کی مقبولیت دیکھ کر یہاں کی تنظیمی شخصیات علماء عوام پرستان محافظین خرافات اسے روکنے یا کسی اور کی سرپرستی میں دے کر بند کرنے یا مجھے خود یہاں سے بدر کرنے کی سرتوڑ کوششیں کی گئیں لیکن مشیت الٰہی ان کے ارادے کی راہ میں حائل ہونے پر میں نے استقامت واستقلال دکھائی۔ایران میں ابتداء انقلاب کے

دوران ثقافتی ادارے اردو میں کتب ومجلّات چھاپتے تھے وہ ہمیں بھی بھیجتے چنانچہ ہم نے اپنی تالیفات کے علاوہ اور کتب کا ترجمہ کیا جن کی تعداد تقریبا ڈیڑھ سو سے گزر چکی تھی جس حلقہ میں ہم رہتے تھے وہ ڈاکٹر سرور کا خاندانی حلقہ تھا ڈاکٹر سرور خود شریف انسان تھے لیکن ان کا خاندان پکا باطنیہ سے وابستہ تھا وہ تمام خرافات اہتمام کے ساتھ کرتے ، ان کی کوشش تھی اس ادارے کو ٹرسٹ بنائیں یا ولی فقیہ کی تولیت میں دیں لیکن اللہ سبحانہ نے انہیں ناکام رکھا۔ دارالثقافہ الاسلامیہ کی منشورات نے پاکستان میں دینی ثقافت میں اپنا نام منوایا امام حسین کے قیام سے متعلق تحلیلاتی کتاب خاص کر قیام امام حسین کی سیاسی تفسیر، قیام امام حسین کا جغرافیائی جائزہ ،مثالی عزاداری نے دو متضاد انظار کو اپنی طرف جذب کیا، عزاداری میں اصلاحات کے خواہاں اور عزاداری کو مافوق قانون کے قائلین دونوں کی انظار ادارے کی طرف مرکوز تھی ، علماء عمائدین خاص کر وہ علماء جو مجالس پڑھتے اور لوگوں کے رونے سے لطف اندوز ہوتے وہ بڑے عمائدین سے میری شکایات کرتے کہ ان پر یہ کتابیں بہت ناگوار گزر رہی ہیں۔ خاص کر صف اول عمائدین بلتستان مقلدین سید ابن طاؤس کے گلے میں پھنسنے والی ہڈی بن گئے تھے وہ کچھ نصیحت کرنے سے بھی کتراتے تھے کہیں میری شخصیت نہ بن جائیں باہر لوگوں سے کہنے سے بھی ڈرتے تھے تنظیمی اجلاسوں میں میرے بارے تشویش کا مظاہرہ کرتے اور روکنے کے لیے تجاویز پیش کرتے تھے۔ آغائے جوادی نے تفسیر سیاسی قیام امام حسین کو اپنے پاؤں پر کلہاڑی بتایا، اقای علی موسوی نے صریحا فرمایا عزاداری میں کوئی خرافات نہیں ہے آقای نجفی نے فرمایا آپ کو جواب ضرور ملے گا جس طرح پاکستان پولیس کے بارے میں کہتے ہیں انھیں واقعہ ہونے سے پہلے پتہ ہوتا ہے۔ بلتستان کے بڑے

پائے کے علماء خود مجالس نہیں پڑھتے تھے نہ رکھتے تھے لیکن ان کی حمایت تائید خرافات والوں کے ساتھ تھی جوان نظریات کی پاسداری نگرانی کرتے تھے۔" **دارلثقافہ الاسلامیہ وما ادرک مالثقافہ الاسلامیہ انھا مخدومی وانا خادمھا انھا التعبیری وامانی و امالی عن اسلامی**' دارالثقافہ اسلامیہ میرا مخدوم میں اسکا خادم تھا خود شیعہ ہوتے ہوئے ادارہ اسلام سے منسوب کرنا میری عمق ذات میں اسلام گرائی تھی ، اسلام ہی قبلہ کی نشانی تھی لیکن کلمہ اسلام سماعت پر گراں گزرنے والوں نے مثل یہود سلام کی جگہ سام کہتے اور دارالثقافہ کی جگہ دارالسقیفہ کہتے تھے۔ انھیں اسلام عمق ذات سے وابستہ ہر قسم کی انانیت سے پاک طیب مفادات ذاتیات سے پاک دیکھنا نصیب نہیں ہوا اور دارالثقافۃ ان کے حلق میں ضریع بن گیا یہ لوگ از سر نو قیصر آئی کسرائی الحادی نظاموں کے حامی تھے یہ افراد بنام اہلبیت اصحاب قائم کرنے کا عزم کیے ہوئے تھے چنانچہ دارالثقافۃ ان کی آنکھوں کا خار مغیلان بنے ہوتے تھے لیکن خود اسلام قرآن اور محمد والوں کو اس پر فخر و ناز تھا پچیس سال دنیا میں امن وسکون ترقی وتمدن قائم کر کے رخصت ہونے والے دنیا و مافیہا سے خالی ہاتھ رخصت ہوئے ان کے سامنے کتاب قرآن اسوہ محمدؐ تھا۔ دوسری صدی کے بعد سا سانیوں کی سر پرستی میں بدیل قرآن حدیث کے نام سے بدیل محمدؐ اہلبیت اور اصحاب کے نام سے متوازی نظام فقہ کے نام سے چلانے والوں کی آنکھوں کا خار اسلام ہی تھا۔ قارئین دارالثقافہ اسلامیہ سے عدول کر کے دارالقرآن رکھنا خاص وجہ رکھتی ہے باطنیہ و بناتہا نے دارالثقافہ کو روکنے کے لیے خود علی شرف الدین سے وابستہ گریلا محبوس وکبوس عنوذ حبوت کا انتخاب کیا تھا۔

دارالثقافۃ اسلامیہ پاکستان کے اندر حرام گوریلے تھے وہ ماہ مبارک رمضان

کے آخری عشرے ۱۴۴۲ھ کو مورچہ زنوں نے مجھ سے پوچھے بغیر گھر میں تعمیرات شروع کیں یہاں جمع کتب دینی کو ہٹانے کی تمہید بناتے دیکھ کر بے ساختہ ہو کر منع کرنے پر کہنے لگے کوئی طاقت ہمیں روک نہیں سکتی ہے، اس جملے سے اندازہ ہوا انھیں ایک بڑی طاقت کی پشت پناہی حاصل ہے یہاں قرآن اور محمد سے متعلق کتب خطرے میں دیکھ کر میں پریشان و سرگرداں اور ایک فکر و سوچ کے طوفانوں میں غرق تھا کہ اس دوران عبدالمطلب کی کعبہ پر ابرہہ کی چڑھائی کے موقع پر کعبہ کو اللہ کی حفاظت میں دینے کا جملہ یاد آیا ''ان للبیت ربا'' طاقت کا مقابلہ طاقت ہی سے ممکن ہے۔ میں ضعیف ہوں ان سے مزاحمت سے عاجز ہوں خود کو ایک ہی صاعقہ ایک ہی صرصر عاتیہ نام ونشان مٹانے والے طاقت کے تحفظ میں دینا چاہیئے، ایک ایسی طاقت جو ہر طاقت کو صفحہ ہستی سے نابود کرنے والی ہو وہ خود صاحب قرآن ہی ہوسکتی ہے۔ مجھے اسلام گرائی اور قرآن گرائی سے روکنے کیلئے باطنیہ و بناتہا جو کہ بطور منتقم قرآن و محمد اور سروران اولین سے بطور منتقم دو بدو جنگ لڑ رہے ہیں، پاکستان کے سید ابن طاوس کے مقلدین جب میرے گھر میں مجھے قرآن اور محمد سروران اسلام کے دفاع سے روکنے میں ناکام رہے تو انھوں نے حوزے کے نام نہاد علم دین پڑھنے والے بنین و بنات جو اسلام کی ایمانیات کے الف ب سے انجان تھے کو غلاظت کھلانا شروع کی اور انھیں اکسانا شروع کیا اور آخر میں میرے ہی خاندان والے اندر اور بیرون دونوں طرف سے میری تذلیل و تحقیر کرنی شروع کی لیکن اللہ سبحانہ نے اپنے لطف و عنایت خاصہ سے ان کے گزندوں سے مصون و محفوظ رکھا جیسا کہ کثیر آیات میں مدد کا وعدہ دیا گیا ہے۔ باطنیہ قرآن اور محمد سے متعلق کتب دیکھنا برداشت نہیں کرتے مجھے ان کے مظاہر دینی سے اہانت و جسارت بے

اعتنائی نے چوکنا کیا کہ میرے کتب خانے کے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔انھوں نے ایک عرصے سے میرے کتابخانے کو اندرون خانہ یہاں مرغی خانہ بکری کا باڑہ بنایا اور دوسرے طور طریقے سے اہانت و جسارت کی ہے اور اب فعل بد پر اتر آتے دیکھ کر سوچا اس کتابخانے کو قرآن کریم کی پناہ میں دوں ،اس لئے دارالثقافۃ کا نام بدل کر دارالقرآن رکھا ہے۔

میرے وارثین بنین و بنات کی باطنیہ سے وابستگی نے دین اسلام کے خلاف اندرون خانہ اور بیرون خانہ میرے کتاب خانے کی اہانت و جسارت دیکھ کر میری کتابوں کے تقدس کو خطرات سے بچانے کے لیے ہمیں احتیاطی تدابیر شرعی قرآنی سے متوصل ہونا پڑا جو چیز خالص اسلام کے لیے بنی ہے اسے کسی کے رحم و کرم پر چھوڑنا کوتاہی تقصیر اور خیانت ہوگی ، یہ جائیداد اللہ کی طرف سے میرے پاس امانت ہے صاحب امانت کو واپس کرنا ہوتا ہے میں خلف امانت نہیں کرسکتا چنانچہ اس امانت میں ممنوع تمام اقسام اسراف وتبذیر بطر سے پرہیز کرتے آئے اسے حکم قرآن پر چھوڑتا ہوں جہاں دینے کا حکم دیا ہے میں اس میں حائل نہیں ہوتا ہوں کیونکہ مجھے کوئی ایسا مطمئن خالص مسلمان شرکیات دلسیات تلبسیات سے پاک نہیں ملا اور نام نہاد علم دین پڑھنے والے ان سے مختلف نہیں ہیں۔علی شرف الدین ولد محمد جوساکن ناظم آباد ۲۔۵/۴ نے اس عمارت کی بنیاد پہلے دارالثقافۃ اسلامیہ کے لیے بنائی تھی اور دوسرے مرحلے میں موسس دارالثقافۃ کی رہائشگاہ تھی لہٰذا یہ عمارت پہلے دارالثقافۃ اسلامیہ اور بعد میں قیام گاہ اتباع دارالثقافہ تھی ،اس عمارت کی بنیاد کا مقصد ثقافت نشر معارف قرآن تھی ،اس ادارے کی تعمیرات خالص ادارے کی آمدنیات سے بنی ہیں اس کے لیے کسی سے چندہ تعاون حتی قریب ترین دوستوں سے بھی تعاون نہیں کیا

ہے اور نہ کسی نے از خود حصہ ڈالا ہے، میرے باپ کی جائداد سے نہیں بنی ہے اور نہ اولادوں کی کمائی سے بنی ہے میں نے اس ادارے سے حاصل آمدنی سے کسی قسم کے فوائد دنیوی حاصل نہیں کئے اور نہ ہی کاروبار کیا ہے سوائے حج بیت اللہ کے میں نے اپنی اولادوں کے لیے جائیداد نہیں بنائی ہے کیونکہ میری شرعی ذمہ داریوں میں نہیں تھے لہٰذا جو جائیداد چھوڑ کر جار ہا ہوں اسے عیش ونوش موقر ومحترم زندگی کے لئے نہیں بنائی ہے میرا مرکزی ہدف وغایت قصوی ادارہ تھا، جیسے پہلے تذکرہ کیا کہ قرآن اور نام حضرت محمد احترام سروران اولین اسلام باطنیہ کے لیے بہت ناگوار تھا اس طرح اصلاح عزاداری کی کتابوں سے زیادہ قرآن اور حیات محمد سے متعلق کتابیں ان پر صاعقہ آسمانی تھی چنانچہ حوزہ علمیہ قم والوں کو قرآن سے پوچھونا قابل برداشت تھی۔ میری اولاد اعزاء اقربا بغیر کسی استثنا مذہب اہلبیت سے وابستہ ہونے کی وجہ سے کافی عرصہ سے مجھ سے برائت کر چکے ہیں لیکن آج میں اپنے آخری لمحات میں ان سے ان آیات کریمہ کی تلاوت کرتا ہوں ﴿لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ﴾ میں لوگوں سے برائت کرتا ہوں کیونکہ مذہب اہلبیت اور اصحاب دونوں عرف عام میں مجہول النسب والحسب ہیں، یہ دونوں تسلسل منافقین ہیں گماشتہ باطنیہ ہے حتی اہلبیت معروف عندالمسلمین کے دشمن وعنود ہیں ان میں مصلحین مفسدین متقین فاجرین دونوں گزرے ہیں جیسا کہ آیات کثیرہ گواہ ہیں یہ لوگ اسلام کی ضد میں گھڑی دہشت گرد ہیں لہٰذا میں ان سے برائت دوری کا اعلان کر کے جاتا ہوں میں دنیا سے رخصت ہوتے وقت اس جائیداد کو ان لوگوں کے حوالے نہیں کر سکتا، اسے اسلام مخالف قرآن مخالف محمد سے ضدیت اپنانے والے وارثین کے رحم وکرم پر چھوڑ کے جاؤں ایک خیانت ہوگی۔

بقرہ ۱۸۰ میں آیا ہے جب خود کو موت کے قرین پاؤ تو اپنی متروکات کے بارے میں وصیت کرو وصیت سے مراد فقہی نہیں بلکہ قرآنی قطعی ہے۔ اللہ سبحانہ کے فضل واحسان سے میں مذاہب کی شرکیات کفریات الصاقیات سے پاک خالص مسلمان ہوں اسلام کے ستون کو اللہ کی واحدنیت محمد کی رسالت ونبوت اور قیامت حشر ونشر حساب جزاء پر ایمان رکھتا ہوں، اہلبیت واصحاب کو ردیف وشریک محمدؐ نہیں گردانتا ہوں لیکن ان سے چند انتہائی محدود ذوات پاک طینت و پاک سیرت جنھوں نے اپنے ابتدائی دور سے محمدؐ اور اسلام سے مخلصانہ دفاع کرنے والے تھے انکا نام دنیا وآخرت دونوں میں روشن رہے گا حاضرین مدعیان پیروان ان کی سیرت طیبہ کی ضد میں چل رہے ہیں جس کا مقصد اسلام کے خلاف غیر صالحین کو شامل کرنا تھا جو بڑھتی ہوئی فتوحات کے بعد اسلام لائے تھے ان میں فاسقین مفسدین بھی نکلے تھے مذہب اہلبیت واصحاب کو نکرہ غیر محدود رکھنے کی وجہ تخریب اسلام کے خاطر ہے۔ غرض یہ گھر دارالقرآن کا ہوگا یہاں لڑکوں اور زوجہ کو حق سکونت ہوگا وہ بھی مشروط بااحترام دارالقرآن ۔ یہاں موجود کتب خالص اسلامی ہیں، یہاں علوم سیاست، اجتماعیات کی کتب نہیں ہیں یہاں فرق و مذاہب کی مناظراتی، مشاجراتی فتنہ پرور کتب نہیں بلکہ خالص اسلام قرآن ومحمد سے متعلق کتب ہیں۔ قرآن کریم اور قرآنی موضوعات، سیرت انبیاء، تاریخ اسلام سے متعلق کتب ہیں۔ سکردو ہولڈنگ ہادی چوک میں واقع ڈھائی کنال دارالقرآن الکریم کی ملکیت ہوگی لہٰذا میں اس گھر کے نیچے طبقہ اور ہادی چوک والے پلاٹ کو دائرہ موروثات سے خارج رکھتا ہوں یہاں صرف لڑکوں اور زوجہ کو حق سکونت ہوگی اگرچہ لڑکوں نے مجھے اور میرے کتا بخانے کو باطنیہ والوں کے کہنے پر انتہائی اہانت جسارت کا مظاہرہ کیا حتی نام نہاد علم دین پڑھنے

والوں نے بھی ایسا ہی مظاہر کیا اور اف کی جگہ تف کیا اور الٹا مجھے عاق کیا ہے لیکن میں ان کی وراثت میں حائل نہیں ہوتا ہوں معاملہ بمثل کرنے کا حکم قرآن کے تحت مجھے حاصل ہے۔ باقی جائیداد زوجہ اور اولادوں میں خصوصاً بنات اور ان کے شوہروں کے انتہائی جسارت آمیز سلوک کے باوجود حسب حکم قرآن تقسیم ہو گی غرض وہ کسی صورت میں یہ کتابیں یہاں سے نہیں ہٹائیں گے اور کسی کو اسکی اجازت نہیں ہو گی۔ وارث مورث مرنے کے بعد متروکات کا حقدار بنتا ہے، اگر میرے مرنے کے بعد کچھ رقم سکردو حبیب بینک میں جو بچ جائے گی اسے پاکستان کے ڈیم فنڈ کے لئے مختص کرتا ہوں وہ بھی ارث سے خارج ہو گی امار ضو یہ چورنگی حبیب بنک میں جو رقم ہے لاکھ کے علاوہ جتنا ہو گی میرے برادران حسن اور حسین کی اولادوں اور بعض کام بعد میں دوں گا میں تقسیم کریں۔ میں نے جائیداد دوسروں کی طرح اپنی ذاتی خواہشات اور اولادوں کی خاطر نہیں بنائی تھی اس سے میرا مقصد دین کو اٹھانا ہے میں خود کو خدمتگار دین گردانا تھا۔ میں نے کسی قسم کا کاروبار تنظیم سازی گروہ سازی نہیں اپنائی ہے، سکردو ہوائی اڈے کے قریب بنجر زمین پانچ ہزار کنال کے حساب سے دس کنال خریدی جو بعد میں فوجیوں نے قبضہ کر کے معاوضہ دیا تین کنال سکردو خاص میں سستائی کے دور میں ادارے کے لیے خریدی تھی اس کا مقصد بھی عندالحاجہ فروخت کر کے دین کو اٹھانا تھا۔ اسی طرح دین کو اٹھانے کے لیے جن افراد کو دین پر لگایا وہ باطنیہ کے صدقات خوار نکلے وہ عیش اور زندگی کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتے۔

میں اپنی فوتگی کے موقع پر مراسم تکفین تدفین نماز جنازہ فاتحہ خوانی کے لیے کسی قسم کی وصیت نہیں کرتا، میرے جسد خاکی کو جہاں چھوڑنا چاہیں چھوڑیں۔ یہ مراسم قرآن کے اصل دوم ایمان بہ آخرت حساب جزاء حشر ونشر کے خوف سے دور رکھنے

کے لیے گھڑی گئی ہیں یہ سورہ مومنون ۱۰۰ کے خلاف ہے، یہاں کوئی احیاء سوال و جواب نکرین نہیں ہوگی سب ارواح عالم برزخ میں جائیں گئیں، یہ مراسم باطنیہ و بناتھا کی بدعتوں میں سے ہیں۔

مسکین بے اولاد بے اعزا و احباب علی شرف الدین عن قریب محکمہ عدل الٰہی میں حاضر ہونے والا ہے"ان عذبنی فانا عبده وان غفرنی فانه ارحم الرحمین"۔

بدایہ سنہ ۱۴۴۳ھ

علی شرف الدین